نوحہ

لعیں کوئی جفا کرے، حسین تو حسین ہے
وہ وعدے کو وفا کرے، حسین تو حسین ہے

نصیب میں نہ تھا لکھا، کہ بیٹا ایک بھی ملے
مگر اُسے بھی سات بیٹے تھے حسین نے دیئے
کہ جاری طِفل سِن سے ہے یہ بخشنے کے سلسلے
جو چاہے وہ عطا کرے، حسین تو حسین ہے

کرے مصائبِ حسین جب بیاں یہ سیفِ دیں
تو ماتم وبُکا کریں بے اختیار مئومنیں
فسُردہ ہو یہ آسماں، ہو بے قرار یہ زمیں
لبوں سے جب ادا کرے، حسین تو حسین ہے

بنِ حسن نے شاہ سے رزائے جنگ کی طلب
بھتیجے اور بیٹی کی کرائی شادی شہ نے تب
اِس عالمِ بلا میں بھی دکھائی شان ہے عجب
وصیّتیں ادا کرے، حسین تو حسین ہے

تھا جسکے دستِ پاک میں نشانِ فوجِ حیدری
صفوں کو چیرتے ہوئے نہر سے مشک تھی بھری
کٹا کے اپنے شانے دو شھید ہو گیا جری
ہر اِک اَلم سہا کرے، حسین تو حسین ہے

اٹھارہ سال کا جواں اگر کسی کے گھر میں ہو
تو چاہیں ماں، پدر کہ ہر گھڑی میری نظر میں ہو
کرے گا نہ کوئی پسند کہ نیزہ اِک جگر میں ہو
جواں پسر جدا کرے، حسین تو حسین ہے

چلا جو شہ کی گود میں، وہ جھولے سے مہِ منیر
کرے سوالِ آب کیا، ابھی تو طفل ہے صغیر
مِلا نہ گھونٹ آب کا، لگا گلے میں ایک تیر
کسی سے کیا گِلہ کرے، حسین تو حسین ہے

اے مومنو جھکا کے سر، کوئی خیال تو کرے
اٹھارہ لاشے ایک دِن کسی کے گھر میں سے اُٹھے
وہ اپنے اہلِ بیت پر سلام آخری پڑھے
جو رب کی ہو رضا، کرے، حسین تو حسین ہے

ہے چور چور زخموں سے، لہولہو ہے سارا تن
ہے کام باقی آخری، کریں گے وہ شہِ زمن
مدد کو آئے ہیں نبی، علی و فاطمہ حسن
کہ سجدے میں دعا کرے، حسین تو حسین ہے

غمِ حسین جس جگہ کرے یہ سیفِ دیں بیاں
فلک سے عزادار سب فرشتے آتے ہیں وہاں
یہ عالی قدر حشر تک رہے ہمارے درمیاں
بُکا یہی سدا کرے حسین تو حسین ہے